REGD NO. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

چندہ بحساب
فی پرچہ ۱۰ ؍

۱۳ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ

جلد ۴۷/۱۲ | ۳۱ وفا ۱۳۳۷ ہش ۳۱ جولائی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۷۷

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ جولائی۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق احباب کو قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے حضور کی طبیعت نقرس کی تکلیف کے باعث تاحال ناساز ہے۔ نیز کچھ ضعف کی بھی شکایت ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

# لنڈن میں معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس ختم ہو گیا

## جارحانہ کارروائیوں کی روک تھام کیلئے ہر قسم کے جائز طریقے اختیار کرنے کا عزم

لنڈن ۳۰ جولائی۔ کل رات یہاں معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس ختم ہو گیا۔ بعد میں ایک اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے علاقے میں بالواسطہ یا بلاواسطہ جارحانہ کارروائیاں گہری تشویش کا باعث ہیں۔ اس لئے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر قسم کے جائز طریقے اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔ جہاں معاہدہ بغداد کی تنظیم کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس کے سدّباب کے لئے مناسب قدم اٹھائے وہاں اقوام متحدہ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ مناسب کارروائی کرے اردن اور لبنان میں فوجیں اتارنے کے سلسلہ میں برطانیہ اور امریکہ نے جو کارروائی کی ہے اعلان میں اس پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ اور کہا گیا ہے کہ ان دونوں ملکوں کی یہ کارروائی اقوام متحدہ کے منشور کے عین مطابق ہے مشرق وسطیٰ کے تازہ واقعات کی روشنی میں یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ معاہدہ بغداد کے ممبر ملکوں میں گہرا تعاون ہونا چاہیئے۔ تاکہ مجموعی طور پر دفاعی قوت میں اضافہ ہو سکے۔ نیز امریکہ کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ کہ وہ معاہدہ بغداد کے ملکوں سے پورا تعاون کرے گا ؛

کل کے اجلاس میں وزراء اعظم نے ماتحت افسروں کی اس رپورٹ پر غور کیا۔ کہ معاہدہ بغداد کی تنظیم کا عارضی دفتر فی الحال لنڈن کے لنکاسٹر ہاؤس میں منتقل کر دیا جائے۔ بعد ازاں اس کا صدر دفتر ترکیہ کے دارالحکومت انقرہ میں قائم ہو۔ اور پاکستان کے جناب ضیاءالدین اس کے سیکرٹری جنرل کے فرائض سرانجام دیں۔ یہ رپورٹ منظور کرنے کے بعد کونسل نے اس سوال پر غور

## حضرت سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ کی تشویشناک علالت

### صحت کے متعلق مری سے آمدہ تازہ اطلاع

### احباب جماعت دردِ دل سے حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا کریں

ربوہ ۳۰ جولائی۔ کل ۱۰½ بجے رات بذریعہ فون مری سے حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے

”آج ایک ماہر ڈاکٹر نے حضرت سیدہ کا معائنہ کیا۔ اور یہ رائے ظاہر کی۔ کہ پھیپھڑوں کی حالت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ مگر دل ٹھیک کام نہیں کر رہا۔ حالت تشویشناک ہے“۔

جملہ احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ کہ وہ دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد صحت عطا فرمائے اور عمر دراز عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

## نئی عراقی حکومت کے عزائم

ماسکو ۳۰ جولائی۔ عراق کے نئے وزیراعظم بریگیڈیر عبدالکریم قاسم نے روسی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پراودا کے نامہ نگار کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہمارے ارادے کسی ملک کے خلاف جارحانہ نہیں۔ ہم دوسرے ملکوں کی حکومتوں کا احترام کرتے ہیں۔ اور سوشلسٹ ملکوں کے بارے میں ہمارے جذبات انتہائی دوستانہ ہیں۔ بریگیڈیر قاسم نے کہا مغربی ممالک نے ہمیں تسلیم نہیں کیا۔ لیکن ہم پر اس بات کا کوئی اثر نہیں۔

## لبنان کے لئے سویڈن کے مزید مبصر

سٹاک ہالم ۳۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمرشولڈ نے سویڈن کی حکومت سے کہا ہے۔ کہ وہ لبنان میں اقوام متحدہ کے مبصروں کی ٹیم کے لئے مبصرین کا ایک اور گروپ مہیا کرے۔ اب حکومت سویڈن اس تجویز پر غور کر رہی ہے

## صدر آئزن ہاور اور ڈلس کی ملاقات

واشنگٹن ۳۰ جولائی۔ سربراہوں کی کانفرنس کے متعلق روسی وزیراعظم مسٹر خروشچیف کی طرف سے جو تازہ مراسلہ موصول ہوا ہے۔ کل صدر آئزن ہاور نے اس کے بارے میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے بات چیت کی۔ خیال ہے کہ دو ایک روز میں وہ مراسلہ کا جواب بھیج دیں گے۔ ایک اطلاع کے مطابق صدر آئزن ہاور کی طرف سے یہ تجویز پیش کی جائے گی کہ سربراہوں کی کانفرنس آئندہ ماہ ۱۰-۱۵ تاریخ کے درمیان کسی روز منعقد ہو۔

## ترکیہ اور نئی عراقی حکومت

انقرہ ۳۰ جولائی۔ آج ترکیہ کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ترکیہ کی حکومت عراق کی نئی حکومت کے بارے میں جو شاہی خاندان کو قتل کرکے اور فوجی بغاوت کرکے برسر اقتدار آ گیا کہ عراق کی نئی حکومت کو تسلیم کرنا چاہیئے یا نہیں۔ اس بارے میں کافی غور و فکر کے بعد کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا وزراء اعظم نئی حکومت کو تسلیم کرنے کے بالعموم مخالف نہیں تھے۔ چنانچہ یہ بات ہر حکومت پر چھوڑ دی گئی۔ کہ وہ عراق کی انقلابی حکومت کو تسلیم کرے یا نہ کرے ؛

آئی ز بگاں نہیں ہے۔ ترجمان سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ترکیہ نئی عراقی حکومت کو تسلیم کرنے لگا۔ ترجمان مذکور نے کہا۔ یہ بات ناممکن نہیں ہے ؛

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ جولائی

# مسلماں را مسلماں باز کردند

اگر فی زماننا اسلام کی حالت اچھی ہوتی اور عقائد و اعمال بگڑ نہ گئے ہوتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ضروری نہ تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بات شروع ہی سے اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی کہ دنیا پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ جب وہ مادیات میں بے حد ترقی کر جائے گی۔ اور انسان جو ظلوم و جہول ہے۔ اور جس کی پیدائش تو فی احسن تقویم کی گئی ہے۔ لیکن اسفل السافلین کے مضمرات بھی اس میں ہیں بغیر تجدید احیائے ایمان کے وہ اس غار میں گرنے سے نہیں بچ سکے گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس نے وحی کے ذریعہ تمام انبیاء اور رسولوں کو اس زمانہ کی حالت سے خبردار کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ ایسے زمانہ میں جب دنیا ظهر الفساد فی البر والبحر کی آغوش میں جا پڑے گی وہ اپنے اصلاحی پروگرام کے مطابق ایک انسان جری اللہ فی حلل الانبیاء کو مبعوث کرے گا۔ ایسے زمانہ کی خبر غیر مبہم الفاظ میں خاتم النبیین سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے جس کا پتہ قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لگتا ہے

ظاہر ہے کہ ایسا انسان جو ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوگا۔ جو عقائد و اعمال کی اصلاح اور تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا ہوگا یقیناً اس کو دوسرے اہل علم حضرات سے بڑے بڑے اختلافات ہوں گے اور یہ بھی ظاہر ہے جیسا کہ قاعدہ ہے کہ اکثر وہ لوگ جو دین کے اجارہ دار بنے بیٹھے ہوں گے۔ وہ اس مامور من اللہ کی سخت مخالفت کریں گے۔ کیونکہ وہ فرستادہ حق ان کے ایسے مغالطوں کو نکالے گا جس میں وہ امتداد زمانہ کے ساتھ آلودہ ہو چکے ہوتے ہیں

یہ صورت حال ہر زمانہ میں چھوٹے بڑے الٰہی مصلحین کو پیش آتی ہے۔ لیکن ایک ایسے مامور من اللہ کی جو سرا سر بگڑے ہوئے لوگوں میں انقلاب لانے کے لئے مبعوث ہوتا ہے۔ اس کی مخالفت اسی پیمانہ کے مطابق بہت زیادہ ہونی لازمی ہے۔

یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسا انسان تن تنہا یہ کام سر انجام نہیں دیتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ بہت سی سعید روحوں کو اس کا مؤید اور متفق بنا دیتا ہے۔ جو ایک جماعت کی صورت میں منظم ہو کر اللہ تعالیٰ کے کام کا آغاز کرتی ہیں یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسی جماعت صحیح کام کرنے کے لئے کالی بھیڑوں سے الگ امتیازی باتیں رکھتی ہے۔ ورنہ دنیا کی کوئی تنظیم اپنا مقصود کام کر ہی نہیں سکتی۔ ایسے امتیازات تنظیم کو مضبوط کرنے اور اس طرح اس کو زیادہ سے زیادہ فعال بنانے کے لئے لازمی ہوتے ہیں۔ کسی کی توہین یا تحقیر اس سے مدنظر نہیں ہوتی۔

اس کی مثال پولیس اور فوجی وغیرہ تنظیموں میں واضح طور پر ملتی ہے۔ پولیس اور فوج کو عوام سے الگ تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔ اور عوام سے بہت زیادہ امتیازات ان کو دیئے جاتے ہیں جن سے فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ یہ پولیس کا یا فوج کا آدمی ہے۔ لیکن اس کے ہرگز یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ ایسے امتیازات کی وجہ سے عوام کی توہین یا تحقیر مدنظر ہوتی ہے۔ یا ان کو ایک وطن کے رہنے والے دوسرے ہم وطنوں سے بلحاظ کسی قانون کے بالا سمجھا جاتا ہے پولیس والوں اور فوجیوں کے تمام بنیادی اور انسانی حقوق وہی ہوتے ہیں۔ جو ان کے دیگر ہم وطنوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے انہیں بھی دوسرے ہم وطنوں سے الگ کوئی خصوصیت حاصل نہیں سوائے ان امتیازات کے جو تنظیم کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

جب تک یہ ضروری سمجھا جاتا رہے گا کہ پولیس اور فوج کی تنظیمیں کسی ملک کے نظم و نسق اور دفاع کے لئے ضروری ہیں۔ اس وقت تک یہ باتیں بھی قائم رہیں گی۔ بعینہٖ اسی طرح تمام ان جماعتوں کو کرنا پڑتا ہے۔ جو کسی بھی غرض کے لئے کھڑی ہوتی ہیں۔ خواہ یہ جماعتیں دنیوی ہوں یا روحانی ہوں۔ لیکن یہ کس قدر حیرانی کی بات ہے۔ کہ بعض لوگ حالانکہ وہ جماعتیں جمہور سے اپنی اپنی الگ تنظیمیں بنائی ہوئی ہیں۔ اور اپنے ارکان کے لئے نہایت کڑی شرائط لگائی ہوئی ہیں وہ بھی جب جماعت احمدیہ پر تنقید کرتی ہیں۔ تو اپنے آپ کو بالکل فراموش کر دیتی ہیں۔ اور محض اشتعال انگیزی کے لئے جماعت احمدیہ پر الزام تراشی کرتی ہیں۔

اس ضمن میں لاہوری جماعت اگر اس کو جماعت کہا جا سکے۔ اور مودودیوں کی جماعت اسلامی کا رویہ آجکل خاص طور پر قابل دید ہے۔ پیغامیوں کو تو خیر چھوڑیئے۔ وہ تو محمود دشمنی میں اپنے ہی اصولوں کو کبھی سے چھوڑ چکے ہوئے ہیں۔ اور ریننگ کٹ کر مجھڑوں میں ملنے کی کوشش ایک نصف صدی سے کر رہے ہیں۔ لیکن مودودیوں کا رویہ تو عجیب ہے جو انہوں نے احراریوں سے ورثہ میں حاصل کیا ہے۔ اگر اس جماعت میں ذرا بھی دیانت ہوتی۔ تو یہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھتی کہ انہوں نے جو طائفہ بندی کی ہوئی ہے۔ اس کی تنظیم کے لئے کیا کیا قواعد و ضوابط اور پابندیاں رکھی گئی ہیں۔

ہم نے حوالے دے کر الفضل میں کئی بار لکھا ہے۔ کہ مودودیوں کی جماعت کا کوئی فرد ان کے وضع کردہ قواعد کے مطابق کسی دوسری تنظیم کسی مولوی ملاّ یا کسی دیگر جماعت وغیرہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں رکھ سکتا۔

یہ قطع تعلق ظاہر ہے کہ دینی معاملات ہی میں ہو سکتی ہے۔ مودودی صاحب نے اپنی تحریرات میں عوام مسلمانوں کو سینکڑوں بار کافروں سے بدتر لکھا ہے۔ اور ایک جگہ لکھا ہے کہ ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمان کہلانے والے کافروں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ خود مودودی صاحب نے بڑے فخر سے از سر نو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اور ہر رکن کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ کلمہ پڑھ کر پھر مسلمان ہونے کا اعلان کرے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ سوا اس کے اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے۔ کہ مودودیوں کے سوا باقی تمام مسلمان جنہوں نے ان کی طرح دوبارہ کلمہ نہیں پڑھا۔ ابھی تک پورے پورے کافر ہیں۔ اس طرح وہ اپنے سوا دوسرے تمام دنیا کے مسلمانوں کو جو ان کی جماعت میں داخل نہیں عملاً اور لفظاً کافر سمجھتے ہیں۔

لیکن ہم مودودی صاحب کا مطلب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سیکھ کر ہی ایسا کیا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی (باقی دیکھیں صفحہ پر)

## اے جانِ جہاں جملہ جہاں بر تو فدا باد

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

اے جانِ جہاں جملہ جہاں بر تو فدا باد
ہر لحظہ بہر عزم تو تائیدِ خدا باد

ایں گردشِ افلاک کہ شد محملِ احوال
چوں خادمِ تعمیلِ تو ہر صبح و مسا باد

آں شب کہ شد از ظلمتِ او عالمے تاریک
از مہرِ جہانتابِ تو چوں جلوہ نما باد

محمودِ خدا مصلحِ اقوامِ جہاں ہست
از بہرِ جہاں ظلِ او چوں ظلِ ہما باد

قدسی کہ بصد سجدۂ شکر است دعاگو
امید ہمیں است کہ مقبول دعا باد

# چندوں کے متعلق مقامی عہدہ داروں کی ذمہ داریاں

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض اہم ارشادات

(از مکرم میاں محمد عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

(قسط اول)

نظارت بیت المال کو بعض مقامی جماعتوں کی طرف سے ایسی چٹھیاں ملتی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ان جماعتوں کے عہدہ داروں کو یا تو چندوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کا علم ہی نہیں۔ اور یا انہوں نے ان ارشادات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ عہدہ دار اپنی جماعتوں کو ان قربانیوں پر آمادہ کرنے کے لئے مناسب جد وجہد نہیں کر سکتے۔ جن کی اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو ضرورت ہے۔ اگرچہ ایسے عہدہ داروں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ پھر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چندوں کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض اہم ارشادات کی وضاحت کی جائے۔ تاکہ حضور کے تمام خدام ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صف باندھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا جہاد جاری رکھ سکیں۔ چنانچہ اس مضمون میں تین امور کی وضاحت کرنے کی کوشش کی جائے گی:۔

اوّل۔ اس وقت جماعت کو لازمی چندوں کے ذریعہ کم از کم کتنی رقم ہر سال جمع کرنے کی ضرورت ہے۔

دوم۔ امام وقت کی مکمل اور پُرجوش اطاعت کی اہمیت اور ضرورت۔

سوم۔ حضور کے ارشادات پر عمل کرنے سے مطلوبہ رقم جمع ہو سکتی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

۲۔ امر اول کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰؍دسمبر ۱۹۵۵ء مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۱۰؍جنوری ۱۹۵۶ء میں فرمایا تھا کہ:۔

"جیسا کہ میں نے جلسہ کے موقع پر بھی دوستوں سے کہا تھا۔ اب وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں اور الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے اور جماعت کے تمام دوست تن، من، دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع

کر دیں۔ میں نے جلسہ کے موقعہ پر بتایا تھا کہ اب ہماری جماعت کا کام اس قدر بڑھ گیا ہے کہ جب تک تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ

کی سالانہ آمد نیں پچیس پچیس لاکھ روپیہ تک نہ پہنچ جائیں۔ اس وقت تک سلسلہ کے کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتے۔"

اب ایک تازہ خطبہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۲۷؍جون ۱۹۵۸ء میں حضور نے فرمایا کہ:۔

"تم اس بات سے مت ڈرو کہ اگر یہ لوگ (جو اپنی بیویوں کو پردہ میں نہیں رکھتے۔ ناقل) علیحدہ ہو گئے تو چندے کم ہو جائیں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا تھا تو اس وقت کتنے لوگ چندہ دینے والے تھے۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی جماعت پیدا کر دی۔ کہ اب صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ بجٹ سترہ لاکھ روپیہ کا ہوتا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ دو چار سال میں ہمارا بجٹ پچاس ساٹھ لاکھ روپے تک پہنچ جائے گا۔"

۳۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ اندازے ٹھوس حقائق پر مبنی ہیں۔ ان میں خالی توقعات کو قطعاً دخل نہیں اور نہ ہی ان میں رتی بھر مبالغہ ہے۔ ہم نے مجبوری کی وجہ سے اپنے بجٹ کو سترہ لاکھ روپے تک محدود رکھا ہے۔ اور اس طرح اپنی ترقی کی رفتار کو زیادہ تیز کرنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ کی موجودہ آمد کے پیش نظر اس سے زیادہ خرچ کی گنجائش نہیں نکالی جا سکتی۔ ورنہ اگر جماعتی کاموں کو موجودہ وقت کی ضرورتوں کے مطابق پھیلایا جائے تو کسی صورت میں پچیس تیس لاکھ روپے سے کم رقم میں گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح نظارت بیت المال کا نہایت محتاط اندازہ یہ ہے کہ اگر چندوں کی وصولی کے لئے صحیح رنگ میں پوری پوری جد وجہد کی جاوے تو چندوں کی شرح بڑھانے کے بغیر آج ہمارے لازمی چندوں کی رقم پچیس لاکھ روپے سالانہ سے بڑھ سکتی ہے۔ مجلس مشاورت کی سٹینڈنگ بجٹ کمیٹی بھی نظارت بیت المال کی اس رائے سے متفق ہے۔ "یقیناً دو چار سال میں ہمارا بجٹ پچاس ساٹھ لاکھ روپے تک پہنچ جائے گا" بشرطیکہ جماعت کے تمام دوست تن، من، دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ اور اس طرح ہم ان ذمہ داریوں کو کما حقہ' ادا کرنے

---

## وصیت کے ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا گیا ہے

### سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

(منقول از اخبار الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

(مرسلہ سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶؍اگست ۱۹۳۲ء میں فرماتے ہیں:

"تیسرا مسئلہ وصیت کا ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلا رہے ہیں۔ میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ اُن کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کیساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل ان کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔ مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وصیت کر دیں بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے یا چھ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف دمڑی یا دھیلہ انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں۔ اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے۔ اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں۔ اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں۔ وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض اگر غور کریں گے۔ تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کریں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کریگا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے اُسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔"

قابل ہو جائیں گے۔ جو اس زمانہ کے حالات کے ماتحت جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہیں۔

۴۔ خاکسار کی رائے میں دوستوں سے زور لگانے کی شرط بھی محض احباب جماعت کے فائدہ کی خاطر ہے انہیں ثواب کمانے کا موقعہ دیا جا رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ان پر احسان ہے کہ حضور انہیں اپنی اعانت کے لئے بلا رہے ہیں۔ ورنہ جماعت کے بجٹ کا پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ تک پہنچنا تو اب مقدر ہو چکا۔ کون احمدی ہے؟ جسے سلسلہ میں داخل ہوئے کچھ عرصہ ہو گیا ہو لیکن اس نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بعض باتوں کو غیر معمولی حالات میں پورا ہوتے نہ دیکھا ہو۔ حالانکہ وہ باتیں بظاہر بالکل ناممکن نظر آتی تھیں۔ جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے بصیرت عطا فرمائی ہے وہ واقعات کو صحیح رنگ میں دیکھنے کے عادی ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ حضور کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات کو اللہ تعالےٰ کس طرح نواز رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ چندے بڑھانے کے متعلق حضور کی موجودہ تحریک کو کامیاب کرنے کی خاطر حضور کے خدام کو دیوانہ وار جدوجہد کرنی چاہیئے۔ لیکن اس میں بھی شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں کہ اگر ان لوگوں میں سے جو اس وقت حضور کے مخاطب ہیں بعض لوگ سستی اور غفلت سے کام لیں تو اللہ تعالےٰ غیب سے حضور کی باتوں کے پورا ہونے کے سامان کر دے گا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ کہ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم خود آسمان سے تحریک کریں گے

میرا ایمان ہے کہ اس وعدہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفاء شامل ہیں کم از کم اس امر سے تو کوئی احمدی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات یقیناً اس وعدہ میں شامل ہے۔ پس آج جو شخص حضور کی اعانت کے لئے قدم بڑھائے گا۔ چندہ دینے کے لئے یا چندہ جمع کرنے کے لئے یا چندہ جمع کرنے والا انتظام کرنے کے لئے وہ خدمت کا ثواب حاصل کرے گا کیونکہ یہ کام تو بہرحال ہونے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

یعنی اے بھائی تمہیں تو مفت میں مدد کرنے کا ثواب دے رہے ہیں ورنہ یہ تو الٰہی تقدیر ہے جو ہر حالت میں پوری ہو کر رہے گی۔

## امام وقت کی اطاعت کی اہمیت اور ضرورت

۵۔ جس دن سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچیس لاکھ روپے کی تعیین فرمائی ہے اسی دن سے نظارت بیت المال چندوں کی وصولی کے لئے مقامی جماعتوں کی جدوجہد کو منظم کرنے اور مقامی عہدہ داروں کو حضور کی ہدایات سے واقف کرنے کی کوشش کر رہی ہے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس بارہ میں ایک حد تک کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے اور ان اڑھائی تین سالوں میں چندوں کی وصولی میں نمایاں طور پر ترقی ہوئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک لیکن ابھی تک ہم اس معیار سے بہت نیچے ہیں جو سردست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خدام کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ کیونکہ ابھی تک کئی جماعتیں حضور کے ارشادات پر کما حقہٗ عمل پیرا نہیں ہو سکیں اور نہ ہی وقت کے تقاضوں کو پوری طرح سمجھ پائی ہیں۔ بلکہ کسی کسی وقت کسی جماعت کی طرف سے ایسی اطلاع بھی آ جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان ہدایات کے الٹ اپنا زور لگا رہی ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے ہم بہت جلد حضور کے مقرر کردہ معیار تک پہنچ سکتے ہیں۔ اس بیان سے محض اظہار حقیقت مطلوب ہے اور ہرگز ہرگز کسی کی نیت پر حملہ کرنا مقصود نہیں بلکہ خاکسار تو اسے نظارت بیت المال کی صریح کوتاہی تصور کرتا ہے کہ ابھی تک یہ نظارت تمام مقامی عہدہ داروں کو حضور کی ہدایات ذہن نشین کرانے میں کامیابی حاصل نہیں کر سکی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان عہدہ داروں کو یہ علم ہی نہ ہو کہ بعض ہدایات جن پر نظارت بیت المال عمل کرانا چاہتی ہے۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ارشاد فرمائی گئی تھیں۔ اور وہ عہدہ دار سلسلہ کے کام کو زیادہ بہتر طریق پر چلانے کے جوش میں نادانستہ طور پر اپنی رائے ان ہدایات کے خلاف قائم کر لیتے ہوں اور اپنی طرف سے سلسلہ کی خیر خواہی کے لئے نظارت بیت المال سے بھی اصرار کرتے ہوں کہ نظارت اپنی رائے پر عمل کرانے کی بجائے ان کی رائے کو اپنا لے (باقی)

# تشحیذ الاذہان

## ہر بچوں والے احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے

(از محترم سید داؤد احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک مدت سے بشدت محسوس کیا جا رہا تھا کہ جماعت کی طرف سے ایسا لٹریچر شائع نہیں ہو رہا۔ جو احمدی بچوں کی دلچسپی کے ساتھ ساتھ ان کی دینی اور اخلاقی تربیت کا موجب بھی ہو۔ اور انہیں اسلام اور احمدیت کے اہم مسائل و خصوصیات سے بھی روشناس کرائے۔ نتیجہ یہ تھا کہ ہمارے بچے اپنی دلچسپی کے تقاضوں کو ایسے بیرونی لٹریچر سے پورا کرتے تھے جو ان کی تربیت کے لئے حد درجہ مضر ہوتا ہے۔

اسی اہم کمی کو محسوس کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے رسالہ تشحیذ الاذہان۔ کو اپنے زیر انتظام شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ یہ رسالہ گذشتہ سال سے باقاعدہ شائع ہو رہا ہے اور بچوں میں مقبول ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی صحیح تربیت کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت ابھی بہت کم ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ ہر بچوں والے احمدی گھرانے میں یہ رسالہ ضرور پہنچتا۔ میں اس اعلان کے ذریعے مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں سے بالخصوص اور جماعت کے دیگر ذمہ دار اصحاب کی خدمت میں بالعموم یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس رسالہ کی توسیع اشاعت کے لئے خاص کوشش فرمائیں اور اپنی اپنی جماعت کے جو بھی ذی استطاعت احباب ہوں انہیں رسالہ کا خریدار بنائیں۔ اس کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ آسانی سے اکثر احباب دے سکتے ہیں۔

(سید) داؤد احمد

# عشرہ تحریک جدید

## کیونکر منایا جائے

مکرم مہتمم صاحب تحریک جدید خدام الاحمدیہ کی طرف سے ۲۵ جولائی ۵۸ء کے الفضل میں عشرہ تحریک جدید منانے کا اعلان ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے نوجوانوں کو صحیح معنوں میں خدمت کی توفیق بخشے اور ان کی مساعی میں خیر و برکت ڈالے۔

اس موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء مستحضر رہیں تو ان شاء اللہ کامیابی زیادہ ہوگی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

پچھلا ہفتہ تحریک جدید کا ہفتہ تھا اتوار کے دن ساری احمدی جماعتوں یا اکثر جماعتوں نے اپنی اپنی جگہ جلسے کئے اور تحریک جدید کے مختلف مقاصد کے متعلق لیکچر دیئے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان جلسوں سے وہ عقدہ حل ہو گیا جس کے حل کی فکر میں ہم تھے؟

— — — — — — اور جنہوں نے غفلت سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے چندہ کی ادائیگی کی کوشش نہیں کی تھی یا انہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی تھی کیا انہوں نے چندے ادا کر دیئے اور ہمارے کام کی مشکلات دور ہو گئیں؟ اگر تو ان جلسوں سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ جماعت کے ان لوگوں نے جنہوں نے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے تھے انہوں نے وعدے ادا کر دیئے ہیں تب تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جماعت کے اندر ہوشیاری اور بیداری پیدا ہو گئی ہے ہمیں امید ہے کہ امسال نوجوانانِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ توقعات ان شاء اللہ پوری کر دکھائیں گے۔ واللہ الموفق

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

# مالابار احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان کا دوسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۱ جولائی ۵۸ء بعد نماز عشاء مالابار ایسوسی ایشن کا دوسرا سالانہ جلسہ مکرم ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کی زیر صدارت صحن مدرسہ احمدیہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا:۔

"ہر سوسائٹی جو نیک نیت کے ساتھ خدمت دین یا خدمت خلق کی غرض سے قائم کی جائے اور اس کے کام کرنے والے مخلص لوگ ہوں وہ خدا کی طرف سے برکت حاصل کرتی ہے۔ پس اگر آپ ان شرائط کے ساتھ کام کریں گے تو آپ کی ایسوسی ایشن بھی خدا کے فضل سے برکت پائے گی اور مفید کام کر سکے گی۔ مالابار کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہاں کی آبادی دراصل عرب سے آئی ہوئی ہے اور احمدیت کا بیج بھی وہاں عرصہ ہوا بویا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تبلیغ اور تربیت کے میدان میں اچھا کام کرنے اور مفید خدمت بجا لانے کی توفیق دے اور آپ کا وجود اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ثابت ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر جو نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے بہت خوب ہے ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

مندرجہ بالا پیغام کے علاوہ مکرم جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ اسلام ٹرینیڈاڈ کا ایک پیغام بھی سنایا گیا جس میں انہوں نے مالابار احمدیہ ایسوسی ایشن کی کارروائیوں کو سراہتے ہوئے اس بات کا ذکر کیا کہ "مالاباری احباب نے احمدیت کی تبلیغ میں نمایاں حصہ لیا ہے اور مالابار کی جماعتوں کو عملی طور پر کام کرتے ہوئے میں نے دیکھا ہے"

اس کے بعد مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ قادیان کا ایک نصیحت آموز مضمون پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے درویشوں کے اعلیٰ مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"یہ مقام حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو طالب علمی کا وقت بھی دیا ہے۔ پس اس وقت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اپنے درویشی کے مقام کو سامنے رکھتے ہوئے کوشش اور جدوجہد سے کام لیں اور اس قدوس ذات خدا تعالیٰ سے ہی اپنا دل لگائیں اور اپنی تمام ہمت ارادے اور محبت سے اس محبوب حقیقی کی طرف دوستی بڑھانے کے لئے جھکیں۔

اگر آپ اس چھوٹی عمر میں اس واحد یگانہ سے تعلق استوار کر لیں گے تو تعلیم کے بعد جب آپ کی عملی زندگی شروع ہو گی تو اس تعلق کی برکت سے آپ خدا کی بے شمار قدرتوں کے نیک کرشمے دیکھیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ہر کہ پوشیدہ باتو در سازد
رحمتِ آشکار بنوازد

یعنی اے خدا جو پوشیدہ تجھ سے تعلق رکھتا ہے تیری رحمت ظاہری طور پر اس پر مہربانی اور نوازش کرتی ہے۔

آخر میں انہوں نے اپنے مضمون میں بتایا کہ اگر آپ پختہ ارادہ سے خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے جدوجہد شروع کر دیں گے تو وہ مہربان خدا ہر قدم پر آپ کا ساتھ دے گا۔ اور آپ پر اپنے قرب اور وصال کے رستے کھولتا جائے گا"

اس کے بعد سیکرٹری عبد الغنی صاحب مالاباری نے گذشتہ سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہ تقاریر کا آغاز ہوا۔

زین العابدین صاحب مالاباری (بزبان اردو) بشیر الدین صاحب سونگھڑی (بزبان اوڑیہ) فخر الدین صاحب حیدرآبادی (بزبان ہندی) عبد السلام صاحب کنڈوری (بزبان تیلوگو) منور احمد صاحب بہاری (بزبان اردو) اور خاکسار نے (بزبان مالایالم) مختلف عنوانات پر تقریریں کیں۔ تقاریر کے دوران میں اردو۔ تیلوگو اور مالایالم زبان میں نظمیں بھی سنائی گئیں۔ اس کے بعد صدارتی تقریر ہوئی اور دعا کے بعد جلسہ ۱۱ بجے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

محمد عمر مالاباری
پریذیڈنٹ مالابار احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان

# تلاوتِ قرآن مجید کے آداب

قرآن کریم دنیا کا سب سے بڑا اور ہمیشہ رہنے والا معجزہ ہے۔ یہ جس قدر دینی اور دنیاوی صد افنون کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے دنیا کی اور کوئی کتاب نہیں رکھتی اور جس کثرت سے دنیا میں رغبت سے پڑھا جاتا ہے اور کوئی کتاب نہیں پڑھی جاتی۔ ہر کام جو کیا جاتا ہے اس کے کچھ نہ کچھ آداب ہوتے ہیں۔ اسی طرح فرقان حمید جو سب سے افضل کتاب ہے اس کی تلاوت کے بھی کچھ آداب ہیں۔ اس کے روحانی علوم سے کماحقہ استفادہ کرنے کے لئے ہمیں اس متبرک کتاب کے آداب کو ضرور ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ چند آداب یہ ہیں۔

۱۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاک کلام کو پڑھنے سننے اور سمجھنے کے لئے پاک نیت۔ پاک دل اور پاک عمل ہونا چاہیئے لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔ اسی لئے صوفیا نے ظاہری وضو کو قرآن حکیم پڑھنے سے پہلے پسندیدہ قرار دیا ہے۔

۲۔ قرآن کریم پڑھنے والا اس نیت سے پڑھے کہ میں نے اپنے خیالات اور عقائد کو قرآن مجید کے تابع کرنا ہے۔ نہ کہ اپنے خیالات کے تابع قرآن شریف کی آیات کو کرنا ہے۔ اگر یہ نیت نہیں کرے گا تو دل پر زنگ لگ جانے کا خطرہ ہے۔

۳۔ تلاوت قرآن کریم سے پہلے قاری کو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ حکم ہے "فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم"

اعوذ کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنی چاہیئے

۴۔ قرآن مجید خوش الحانی سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ورتل القرآن ترتیلا۔

۵۔ جب ایسی آیات پڑھی جائیں جن میں کسی عذاب اور وعید کا ذکر ہو تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگنی چاہیئے اور جب ایسی آیات پڑھے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا ذکر ہو تو قاری اللہ تعالیٰ سے اس کے فضلوں اور رحمتوں کا طالب ہو اور جب ایسی آیات کی تلاوت کرے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی ۔۔۔ کا ذکر ہو تو اس وقت خدا تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کی جائے۔

علماء نے ایسی تمام آیات کی تلاوت کے بعد عربی میں بعض موزوں فقرات تجویز کئے ہیں جنہیں قاری کو اس وقت دہرانا چاہیئے۔ بعض آیات کے پڑھنے یا سننے ۔۔۔ پر جو الفاظ بلند آواز سے یا آہستہ کہنے چاہئیں۔ ان کا ذکر درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) سورہ فاتحہ سن کر یا پڑھ کر آمین کہنا چاہیئے۔

(۲) پارہ نمبر ۱۵ سورہ بنی اسرائیل کے آخری الفاظ وکبرہ تکبیرا کے جواب میں اللہ اکبر۔

(۳) پارہ نمبر ۲۷ سورہ الرحمٰن "فبای آلاء ربکما تکذبان" پوری سورۃ کو ختم کر کے لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد۔

(۴) پارہ نمبر ۲۹ سورہ الملک کی آخری آیت قل ارءیتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین کے جواب میں "اللہ یاتینا وھو رب العلمین"

(۵) پارہ نمبر ۲۹ سورہ قیامت کی آخری آیت الیس ذالک بقادر علی ان یحی الموتی کے جواب میں بلی انہ علی کل شیء قدیر۔

(۶) پارہ ۲۹ کی آخری سورۃ المرسلات کے آخری الفاظ فبای حدیث بعدہ یومنون کے بعد آمنا باللہ وحدہ

(۷) پارہ نمبر ۳۰ سورہ اعلیٰ کی پہلی آیت سبح اسم ربک الاعلی کے جواب میں پکار و سبحان ربی الاعلیٰ

(۸) تیسویں پارہ کی سورہ غاشیہ کی آخری آیت ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم کے بعد اللھم حاسبنا حسابا یسیرا"

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

## درخواست دعا و معذرت

(از ابوالمنیر مولوی نور الحق صاحب ربوہ)

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب تفسیر صغیر کا انگریزی ترجمہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ مکرم چوہدری صاحب تفسیر صغیر کے ترجمہ اور اپنے دیگر مفوضہ امور کی وجہ سے بہت مصروف ہیں اور یہ مصروفیت غالباً چند ماہ تک رہے گی۔ مکرم چوہدری صاحب نے اپنے ایک تازہ خط میں تحریر فرمایا ہے کہ احباب کے آمدہ خطوط کے جوابات کے لئے وقت نکالنا بھی مشکل ہے۔ اس لئے مکرم چوہدری صاحب ان خطوط لکھنے والوں سے معذرت خواہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب کو جلد تفسیر صغیر کا ترجمہ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز چوہدری صاحب ایک علمی تقریر کے لئے جلد ہی امریکہ جانے والے ہیں۔ اس کے لئے بھی دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبان میں ایسا اثر پیدا کرے جو اسلام کی عظمت دلوں میں بٹھانے والا ہو۔

# مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا تیسرا سالانہ اجتماع

## بتاریخ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر ستمبر ۱۹۵۸ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ملیر کے مقام پر کوٹھی والا بنگلہ سے متصل میدان میں منعقد ہوگا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی سالانہ اجتماع کمیٹی مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب ناظم عمومی کی زیر نگرانی پروگرام مرتب کرنے میں کوشاں ہے۔ اس شاندار اجتماع کے موقع پر جہاں علمی، ذہنی، تقریری، تحریری اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے وہاں کمیٹی کے زیر نظر اور بھی دلچسپ پروگرام ہیں جن کو بہت جلد پیش کیا جا سکے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی اس اعلان کے ذریعہ تمام سابق سندھ کی مجالس سے خصوصاً اور دیگر مجالس سے عموماً توقع رکھتی ہے کہ وہ کثیر تعداد میں اپنے نمائندے بھجوائیں گی۔ نیز اس سلسلہ میں مفید مشوروں سے مطلع فرمائیں گی۔ والسلام

(خاکسار معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

## کامیابی و درخواست دعا

میرا بھتیجا عزیزم ولی محمد امسال ایم بی بی ایس کے تھرڈ پروفیشنل کے امتحان میں ۶۲۲ نمبر حاصل کر کے نشتر میڈیکل کالج ملتان میں فرسٹ آیا ہے۔ اور یہ محض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (عبدالعزیز ہیڈ ماسٹر ایم۔ بی سکول علی پور ضلع مظفر گڑھ)

## ولادت

بتاریخ ۲۵ر جولائی ۱۹۵۸ء بروز جمعہ خدا تعالیٰ نے مجھے نواسہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود عزیزم نذیر احمد کا بیٹا اور چوہدری شاہ محمد صاحب ساکن مُرادہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ عزیز مولود میری بیٹی امۃ السلام کا پہلا فرزند ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے۔ (خاکسار محمد سعید پنشنر دارالرحمت غربی ربوہ)

## "المصلح" کا مسیح موعودؑ نمبر تیار ہوگیا

خدا تعالیٰ کے فضل سے "المُصلح" کا مسیح موعودؑ نمبر جس کا اعلان قبل ازیں کیا جا چکا ہے چھپ کر تیار ہوگیا ہے۔ یہ پرچہ ۲۰×۳۰/۸ کے ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے مضامین کے اقتباسات نیز بزرگانِ سلسلہ اور جید علماء کے قیمتی مضامین سے مزین ہے۔ مجلس انصار اللہ نے یہ پرچہ اصلاح و ارشاد کے پروگرام کے ماتحت شائع کیا ہے۔ اس لئے جو دوست تین روپیہ ارسال فرما کر سالانہ خریدار بنیں گے ان کو یہ پرچہ خریداری کے حساب میں ہی ارسال کیا جائے گا۔ لیکن جو دوست اصلاح و ارشاد کی غرض سے منگوائیں گے وہ ۸ر فی پرچہ کے حساب سے قیمت ارسال فرما دیں۔ بشرطیکہ وہ کم از کم بیس ۲۰ پرچے منگوائیں۔ اور ایک پرچہ کی قیمت ۱۲ر ہے۔ متعدد آرڈر موصول ہو چکے ہیں۔ جو دوست پرچہ حاصل کرنا چاہیں جلد مطلع فرمائیں۔ والسلام

(خادم عبدالحق ورک زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی ۱۶۱/۲ مارٹن روڈ کراچی۔ پوسٹ بکس ۳۹۴۷ صدر پوسٹ آفس)

# انیس ۱۹ سالہ تاریخی کتاب

تحریک جدید کی تاریخی انیس ۱۹ سالہ کتاب کے ہر جماعت میں تین حصوں پر احباب کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ یعنی —— پہلا درجہ ان کا ہے جو پہلے سال سے کر انیسویں سال تک ہر سال اضافہ کرتے رہے ہیں۔

دوسرا نمبر ان کا ہے جو پہلے تین سال تک اضافہ کرنے کے بعد چوتھے سال میں پہلے سال کے برابر دے کر دسویں سال تک متواتر اضافہ کرتے رہے اور پھر گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دے کر انیسویں سال تک اضافہ کیا ہے یا گیارھویں سال میں نویں کے برابر اور بارھویں میں آٹھویں سال کے برابر دینا شروع کیا ہے۔ حتیٰ کہ انیسویں سال کے برابر دیدیا۔ یہ ہے دوسرا درجہ۔

تیسرا درجہ وہ ہے جو پہلے اور دوسرے درجہ کے مطابق نہ ادا کر سکے۔ گو وہ پہلے سالوں میں بہت شاندار اضافہ سے دے رہے تھے۔ لیکن آخری سالوں میں اگر سخت مجبور ہوگئے اور پھر اتنا کم کرنا پڑا کہ صرف پانچ روپیہ کی شرط کو پورا کر سکے۔ پس یہ تیسرا درجہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کا مفہوم شائع کیا گیا ہے کہ اگر کوئی صاحب مثلاً ہر سال اضافہ کرتے آرہے ہوں۔ اور آخری سالوں میں ان کا بقایا زیادہ ہوگیا ہو اور وہ اپنے وعدہ میں کمی کر کے بھی نہ دینا چاہتا ہوں۔ بلکہ پورا دینا چاہتے ہوں۔ ایسے احباب کو چاہیئے کو جو قسط آسانی سے دے سکیں۔ وہ ماہوار دیتے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرما دے۔ اس وقت ادا کردہ قسطیں کاٹ کر بقیہ جو ہو۔ وہ یکمشت دے دیں۔ تا ایسے احباب کا نام بھی اس تاریخی کتاب میں آ جائے۔ برکت علی خاں (پنشنر) وکیل المال تحریک جدید)

## مومنوں کی مدد اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے

فرمایا کان حقاً علینا نصر المومنین (سورۃ روم ع ۵) "مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے" پس جن مخلصین نے اشاعت اسلام کے لئے تحریک جدید کے مالی وعدے کر رکھے ہیں۔ . . . . . . . . . . لیکن سال کا بیشتر حصہ گذر جانے پر بھی مالی مشکلات کے باعث ادائیگی نہیں کر سکے انہیں اطمینان رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد کرے گا۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں بلکہ وہ غنی ہے۔ اس لئے ایفاء عہد کی توفیق پانے کے لئے کامل توجہ سے دعاؤں پر زور دینا ہمارا فرض اولین ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

## خدام نوٹ کر لیں

امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر کسی خادم کو بلا اجازت نامہ مقام اجتماع میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے گی یہ اجازت نامہ دفتر اندرون سے مل سکے گا۔ گیٹ پر یہ اجازت نامہ دکھانے کے بعد خادم مقام اجتماع میں داخل ہو سکے گا۔ لہٰذا اجتماع سے قبل ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ یہ اجازت نامہ حاصل کر لے۔ (منتظم دفتر بیرون)

## تصحیح (شرح چندہ جات خدام الاحمدیہ)

الفضل مورخہ ۲۳ جولائی ۵۸ء میں چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ کی شرح ہر خادم کے لئے ایک آنہ ماہوار ہوگا، شائع ہو گیا ہے۔ دراصل تعمیر دفتر مرکزیہ کی شرح ایک روپیہ فی خادم سالانہ ہے جملہ مجالس نوٹ فرمائیں اور اسی کے مطابق بجٹ تیار کر کے ادا کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# لنڈن کی زمین دوز ریلوے

لنڈن کا زمین دوز ٹرانسپورٹ سسٹم دنیا میں سب سے بڑا ہے۔ یہ شہر پرانے طرز پر بنا ہوا ہے۔ سست رفتار گھوڑا گاڑیوں کی مناسبت سے اس کی سڑکیں اور راستے بنے تھے۔ لیکن گھوڑا گاڑیوں کے اس شہر میں جدید سواریاں آ گئیں۔ اور اب اس تنگ شہر کی تنگ سڑکوں پر یہ کیفیت ہے کہ کاروباری اوقات میں بس یا کار کی نسبت پیدل چلنے میں وقت کی زیادہ بچت ہوتی ہے۔ لیکن اس کی تلافی زمین دوز ٹرانسپورٹ سسٹم سے کی گئی ہے۔ یہاں ہر روز بیس لاکھ سے زیادہ اشخاص زمین دوز ریل گاڑیوں سے سفر کرتے ہیں۔ ۵۰۰ ریل گاڑیاں جن میں ۳۵۰۰ ریلوے کاریں جڑی ہوتی ہیں۔ چلتی ہیں۔ ان کے کم و بیش ۳۰۰ سٹیشن ہیں اور ۳۰۰ میل کا راستہ طے کرتی ہیں۔ اس کے عملہ میں ۳۰ ہزار افراد شامل ہیں۔

یہ زمین دوز ٹرانسپورٹ سسٹم ایک انگریز کے ذہن دماغ کی اختراع ہے۔ جو دہریکا تربیت یافتہ تھا۔ اب سے تقریباً ایک صدی پہلے ۱۸۶۳ء میں ایک شخص جارج پیرسن اور اس کے ساتھیوں نے میٹرو پولیٹن کی بنیاد رکھی تھی جو موجودہ زمین دوز سسٹم کا سب سے پرانا سیکشن ہے۔ ان کی بنائی ہوئی ریلوے ساڑھے چار میل لمبی تھی۔ وہ پیڈنگٹن سے فیرنگڈن سٹریٹ تک چلتی تھی۔ لیکن یہ ریلوے زمین دوز نہیں تھی۔ نہ بجلی سے چلتی تھی۔ بس ایک وسیع خندق میں جو اوپر سے ڈھانک دی گئی تھی سٹیم انجن کے ذریعہ چلتی تھی جو راستہ بھر دھواں اڑاتی جاتی تھی۔ مسافروں کو پڑھنے کے لئے بتی استعمال کرنی پڑتی تھی۔ کمبل اوڑھ کر سفر کرتے تھے کہ گرم رہیں اور جب گاڑی سے اترتے تھے تو کالے بھجنگ بنے ہوئے تھے۔

اس کے بعد دوسری لائن گلوسسٹر روڈ سے ویسٹ منسٹر تک قائم ہوئی۔ ۱۸۷۱ء میں اسے توسیع دی گئی۔ ۱۸۸۴ء میں اندر سرکل لائن مکمل ہوئی۔ جو تیرہ میل لمبی ہے اور دائرہ میں چلتی ہے۔ یعنی آپ کہیں سے سوار ہوں ۲۵ منٹ میں پھر وہیں پہنچ جائیں گے جہاں سے چلے تھے۔

سب سے پہلا ٹیوب کنگ ولیم سٹریٹ سے سٹاک ویل تک پونے چار میل کی مسافت میں بچھایا گیا۔ ۱۹۰۰ء میں ٹوپینی ٹیوب تعمیر ہوا۔ اس کا یہ نام اس وجہ سے پڑا کہ اس کا ٹکٹ خواہ آپ کو کہیں جانا ہو دو پینس میں ملتا تھا۔ اس وقت سے لے کر اب تک اس لائن میں بہت توسیع اور تبدیلی ہوئی ہے۔ رفتہ رفتہ سٹیم گاڑیاں غائب ہو گئیں اور ان کی جگہ الیکٹرک ٹرین نے لے لی۔ اب جب کبھی یہاں سے کبھی کبھار دھواں گاڑی رات کو گزر جاتی ہے تو سرنگ میں اتنا دھواں بھر جاتا ہے کہ سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور تعجب ہوتا ہے کہ پرانے زمانے میں مسافر ان گاڑیوں میں کیسے سفر کرتے تھے۔ حالانکہ اب برقی پنکھوں کے ذریعہ پچاس مکعب فٹ ہوا پمپ کی جاتی ہے۔ اور ۶۹ سے ۷۳ ڈگری تک کا درجہ حرارت قائم رکھا جاتا ہے۔ اور اس زمانے میں اس قسم کا کوئی انتظام نہیں تھا۔

ٹیوب اسٹیشن بالعموم بہت صاف ستھرے ہوتے ہیں۔ دن کے سفر کے بعد ہر گاڑی صاف کی جاتی ہے اور دھوئی جاتی ہے۔ گاڑیاں اب چھتوں والی خندقوں میں نہیں چلتیں بلکہ فولادی سرنگوں میں چلتی ہیں جو زمین کے شکم میں ٹنل کے ذریعہ داخل کی گئی ہیں۔

پچھلے زمانے میں لنڈن ٹرانسپورٹ سسٹم خاصا خراب تھا۔ ایک شخص مسٹر سٹینلے نے اسے درست کیا وہ ڈربی میں پیدا ہوا تھا۔ مگر پرورش امریکہ میں ہوئی ۱۹۰۷ء میں جو میٹرو پولیٹن ڈسٹرکٹ ریلوے کا جنرل منیجر بن کر انگلستان آیا۔ اس وقت یہ ریلوے دیوالیہ ہو رہا تھا۔ اس نے بنکاروں کے سامنے ایک اصلاحی تجویز رکھی اور ان سے ۱۸۰ کروڑ روپے کے لگ بھگ جمع کر کے لنڈن پسنجر ٹرانسپورٹ قائم کیا۔ جس کا وہ چیئرمین مقرر ہوا۔ اس کی سکیم اتنی کامیاب ہوئی کہ ۱۹۱۴ء میں اسے سر کا خطاب ملا۔

۱۹۴۰ء میں ان سرنگوں کا ایک نیا مصرف نکلا جو اس کے منصوبہ بندوں کے تصور میں بھی نہیں آیا تھا۔ جب ستمبر میں جرمنوں نے ہوائی حملے کئے تو یہاں ۱۷۰۰۰ اشخاص نے پناہ لی اور ۷۹ سٹیشنوں پر خانہ بربادوں کے سونے کا انتظام کیا گیا۔

---

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔
(مینیجر الفضل)

---

## بقیہ لیڈر صفحہ ۲

شعر ہے کہ ؎

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

ہم سمجھتے ہیں کہ مودودی صاحب کا مطلب بظاہر یہی ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں وہ از روئے قانون مسلمان ہی ہیں اور امت محمدیہ سے باہر نہیں سمجھے جا سکتے۔ البتہ عملاً وہ کافروں سے بدتر ہو چکے ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے اعمال ایسے کر لئے کہ بقول اقبال ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

مگر مودودی صاحب نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کا ارادہ ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو فی الواقعہ امت محمدیہ سے باہر سمجھتے ہیں۔ الغرض مودودی صاحب اور ان کے طائفہ کا یہ منظور شدہ قاعدہ ہے کہ طائفہ کا کوئی رکن کسی پیر عالم یا جماعت سے کوئی تعلق نہ رکھے اور نہ کوئی معاہدہ ہی انفرادی طور پر کر سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے اس قطع تعلق کا مطلب صاف یہی ہے کہ وہ ہر امر میں دوسرے مسلمانوں سے اپنے آپ کو الگ رکھے۔ کیونکہ ایک مسلمان کا ہر عمل دینی رنگ سے رنگین ہوتا ہے اسلام انسان کی تمام زندگی پر حاوی ہے۔ اس سے نتیجہ خود بخود یہ نکلتا ہے کہ ایک مودودیہ کو نماز روزہ۔ حج زکوٰۃ اور باقی تمام دینی اعمال میں عام مسلمان کہلانے والوں سے الگ رہنا چاہیئے۔ ہمیں اس پر قطعاً اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اعتراض اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب یہ طائفہ کمال منافقت سے کام لیکر اور سیاست کی گندگیوں میں لت پت ہو کر دوسرے مسلمانوں کو فریب دیتا ہے اور ان کے ووٹ ہتھیانے کے لئے ان کے سامنے بھیک کا دامن ہی نہیں پھیلاتا۔ بلکہ جن باتوں کو اپنے قواعد و ضوابط میں شامل کرتا ہے ان کو فراموش کر کے محض ریاکاری سے جماعت احمدیہ پر الزام تراشی کرتا ہے۔

ہمارا ابتداء ہی سے یہ عقیدہ ہے کہ جو کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ خواہ وہ اعمال کے لحاظ سے بقول مودودی صاحب، کافروں سے بھی بدتر ہو۔ امت محمدیہ سے باہر نہیں ہے اس کو مسلمان ہی مانا جائے گا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو کسی ایسے شخص کو سیاسی حقوق و فرائض سے محروم کر سکے۔ جو اسلام نے ہر مسلمان کے مقرر کئے ہیں۔ بے شک اس کے اعمال کے لحاظ سے اس کو کافر سے بدتر کہا جا سکتا ہے مگر اس کے ساتھ اسلامی قانون کے مطابق مسلمانوں کا سا سلوک کیا جائے گا۔ ہم مودودیوں کو اعمال کے لحاظ سے اور بعض خود ساختہ نظریات کی بناء پر غیر مسلم اور بقول خود ان کے کافروں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے انہیں خارج از اسلام سمجھتے ہیں لیکن ہم انہیں خارج از امت محمدیہ نہیں سمجھتے۔ دوسرے لفظوں میں ہم انہیں قانونی مسلمان مانتے ہیں۔ اور اگر خدا نے چاہا اور ہماری حکومت ہوگی۔ تو ہم انہیں ہرگز غیر مسلم اقلیت قرار دے کر غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں داخل نہیں کریں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئے حب پیمبرم

یہی وجہ ہے کہ ہم نے مسلمانوں کو ہمیشہ مسلمان کہہ کر ان کا ذکر کیا ہے۔ جہاں بھی کیا ہے۔ مگر یہ لوگ بعض تنظیمی احتیاطوں اور مسئلہ کفر و دون کفر کو بھول کر احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے رہے ہیں اور اپنے گریبانوں میں نہیں جھانکتے اس بد اخلاقی کی سزا ضرور ملتی ہے اور جن لوگوں کو وہ دھوکا دینا چاہتے ہیں وہ ضرور ان کے خلاف فیصلہ دیں گے اور کہیں گے کہ جو تھوڑے میں ایماندار نہیں۔ وہ زیادہ میں کہاں ایماندار ہو سکتا ہے۔

---

## پتہ مطلوب

(۱) فضل الرحمٰن صاحب چغتائی موصی ۹۵۳۲ کے مکمل اڈریس کی ضرورت ہے۔ وہ آجکل جہاں ہوں اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(۲) براہ مہربانی محبوب الٰہی صاحب موصی ۶۶۹۹ ولد میاں نذیر احمد صاحب ٹھیکیدار ساکن چک جھمرہ کا موجودہ اڈریس درکار ہے۔ اگر کسی کو ان کے ایڈریس کے متعلق علم ہو یا وہ خود پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمادیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

# تعلیم الاسلام کالج کا بی اے کا نتیجہ

امسال بی۔اے کے یونیورسٹی امتحان میں تعلیم الاسلام کالج کے حسب ذیل طلبہ کامیاب ہوگئے ہیں۔ طلبہ کے حاصل کردہ نمبر ان کے اسماء کے سامنے درج ہیں:۔

| نام پاس شدہ طلبہ | حاصل کردہ نمبر |
| --- | --- |
| ۱۔ ناصر احمد خان نسیم | ۲۸۵ |
| ۲۔ محمد صدیق | ۲۶۰ |
| ۳۔ آفتاب احمد | ۲۶۶ |
| ۴۔ حامد احمد خان | ۲۴۶ |
| ۵۔ ناصر احمد خالد | ۲۲۸ |
| ۶۔ نشاد احمد | ۲۳۷ |

علاوہ ازیں چار طلبہ کمپارٹمنٹ میں آئے ہیں اور ایک طالبعلم کے نتیجے کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ امسال کالج کی طرف ۲۰ طلبہ شریک ہوئے تھے۔

## عشرۂ تحریکِ جدید — یکم اگست تا ۱۰ اگست ۵۸ء

فرمایا:۔ "ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہیں چیزوں کا نام تحریک جدید ہے"

یکم اگست سے ۱۰ اگست تک عشرہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ نہ صرف خود چندہ تحریک جدید ادا کریں بلکہ دوسروں کو بھی جلد اپنے وعدوں کی ادائیگی کی تحریک کریں۔ اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے اس قابل نہ ہوں وہ دعاؤں ہی سے تحریک جدید کے مقاصد میں ممد و معاون ہوں۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

## کامیابی

اللہ تعالےٰ کے فضل سے میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ نے اس سال فاطمہ جناح میڈیکل کالج سے فائنل ایم۔بی۔بی۔ایس کا امتحان عمدہ نمبروں سے پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ عزیزہ امۃ الحمید کی کامیابی ہمارے خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

عبد السلام اختر ایم۔اے نائب ناظر تعلیم۔ ربوہ

## کشتی اُلٹنے سے چودہ افراد ہلاک ہوگئے

لاہور ۳۰ جولائی۔ ضلع ڈیرہ غازی خان میں روجھان کے مقام کے قریب دریائے سندھ میں ایک کشتی ڈوبنے سے چودہ افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ شیر و بند کے شگاف ابھی تک بند نہیں کئے جا سکے جس کی وجہ سے ڈیرہ غازی خان کا ستر مربع میل علاقہ زیر آب آگیا ہے۔ جام پور سے بھی دو بچوں کے ڈوبنے کی اطلاع ملی ہے متعلقہ حکام کی اطلاع کے مطابق فوجی اور سول حکام کی متفقہ کوششوں کے باوجود دریائے سندھ کے شیرو بند کے شگاف ابھی تک پر نہیں کئے جا سکے ان شگافوں نے اب تک جام پور تحصیل کا ستر مربع میل زیر آب آچکا ہے۔ اور متاثرہ علاقوں میں مکانات اور کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے جام پور کی ساری تحصیل میں آمد و رفت بند ہے صرف کشتیوں کے ذریعہ پانی میں گھرے ہوئے افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے سیلاب روجھان اور مٹھن کوٹ کے علاقہ کی طرف تیزی سے بہتا جا رہا ہے۔ فوجی حکام اس شگاف کو پر کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ لیکن خشک مٹی اور بوریاں دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے سخت دقت پیش آرہی ہے۔

## تلاوت قرآن مجید کے آداب

(بقیہ صفحہ ۵)

(۹) پارہ نمبر ۳۰ کی سورۃ التین کی آخری آیت الیس اللہ باحکم الحاکمین کے جواب میں بلیٰ وانا علیٰ ذالک من الشاھدین۔

(۱۰) قرآن پاک کو ختم کرنے کے بعد یہ دعا کرنی چاہیئے:۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَةً اَللّٰھُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مرسلہ مرزا عبد الرشید
وکالت مال تحریک جدید ربوہ

# لبنان کے وزیراعظم سامی الصلح پر قاتلانہ حملہ کی کوشش ناکام ہوگئی

## بھاری بم پھٹنے سے چھ اشخاص ہلاک ہوگئے

لبنان ۳۰ جولائی۔ لبنان کے وزیراعظم مسٹر سامی الصلح کل دہشت پسندوں کے قاتلانہ حملہ سے بال بال بچے۔ وہ اپنی دیہاتی قیام گاہ سے دار الحکومت آرہے تھے کہ شہر کے مضافات میں ان کی موٹر کے بالکل قریب زبردست بم پھٹا۔ جس سے وزیراعظم تو بچ گئے مگر ان کی کار سے آگے چلتی ہوئی ایک دوسری کار بم کی زد میں آگئی اور اس میں سوار پانچ اشخاص اور وزیراعظم کی کار کا پائلٹ جو موٹر سائیکل پر سوار تھا ہلاک ہوگئے

مسٹر سامی الصلح پہاڑی علاقے سے شہر کی جانب آرہے تھے، ان کی کار دار الحکومت سے صرف چار میل کے فاصلے پر مکلس کے قریب پہنچی تو اچانک بہت بڑا بم پھٹ گیا۔ وزیراعظم کی کار کے آگے آگے ایک جیپ کار چل رہی تھی جس میں پانچ پولیس والے سوار تھے، ان سے آگے موٹر سائیکل پر سوار پولیس کا ایک شخص پائلٹ کے طور پر جا رہا تھا اور اس سے آگے ایک اور کار شہر کی جانب آرہی تھی۔ اس مقام پر ایک موٹر کار کچھ روز سے سڑک کے کنارے پڑی ہوئی تھی جس کا ایک پہیہ نکلا ہوا تھا۔ اگلی موٹر کار اور اسکے پیچھے موٹر سائیکل سوار جو نہی اس کھڑی ہوئی کار کے پاس سے گزرے ایک ہولناک دھماکہ ہوا جس سے موٹر سائیکل یک لخت اُلٹ گیا۔ اور اس پر سوار پولیس والے کے ٹکڑے اُڑ گئے اس سے اگلی کار بھی دھماکے سے اچھل کر کوئی ۳۵ گز دور جا گری۔ اس کے ساتھ ہی اس میں آگ لگ گئی اور اس کے پانچوں سوار وہیں موقع پر ہلاک ہوگئے۔ اس دھماکے کے باعث تباہ شدہ کار اور موٹر سائیکل وزیراعظم کی کار کے سامنے آگئے اور راستہ بند ہوگیا لیکن یہ وزیراعظم کی کار چلانے والے ڈرائیور کی حاضر دماغی تھی کہ اس نے اوسان اور حواس کو قائم رکھا اور کسی نہ کسی طرح ان رکاوٹوں سے وزیراعظم کی کار کو بچا کر آگے نکال لینے میں کامیاب ہوگیا۔

عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ وزیراعظم کی انتہائی خوش نصیبی تھی کہ ان کی کار اس ہولناک بم کی زد سے صرف چار پانچ فٹ پیچھے تھی۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ وزیراعظم کی زندگی پر حملہ کرنے والوں کو صرف ایک سیکنڈ کی غلط کے باعث اپنے مقصد میں ناکامی رہی ہے

ابتدائی تحقیقات سے یہ پتہ چلا ہے کہ یہ بم سڑک کے کنارے تین دن سے کھڑی ہوئی کار کے عقبی حصے میں رکھا گیا تھا۔ اس کے فتیلے کو بجلی کے ایک لمبے تار سے پیوستہ رکھا گیا تھا جس کا بٹن کوئی پچاس گز کے فاصلے پر ایک جھونپڑی میں تھا اور اسے کار تک اس طرح ملحق کیا گیا تھا کہ بظاہر یہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اندازہ یہ ہے کہ اس کا بٹن دبانے والے سے ذرا سی غلطی یہ ہوئی کہ اس نے وزیراعظم کی کار کو نشانہ بنانے کے لئے صرف ایک سیکنڈ پہلے بٹن دبا دیا تھا۔

وزیراعظم مقام حادثہ سے بخیریت گزر کر سیدھے اپنے دفتر پہنچے اور سرکاری کام میں مصروف ہوگئے۔ اس کے بعد انہوں نے اس افسر سے بات چیت کی جو اس حادثہ کی تحقیقات پر مامور ہے۔ پولیس نے حادثہ کے فوراً بعد اس سارے علاقہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔

ایجنسی فرانس کی اطلاع کے مطابق دھماکے کے فوراً بعد تین اشخاص کو ایک قریبی جھونپڑی سے نکل کر فلسطینی مہاجروں کے کیمپ کی جانب بھاگ کر جاتے ہوئے دیکھا گیا۔ یہ کیمپ قریب ہی واقع ہے۔ ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ دھماکے کے بعد وزیراعظم کی موٹر پر گولیاں بھی برسائی گئیں جن میں سے کوئی گولی نشانہ پر نہ لگی۔ البتہ وزیراعظم کے محافظ دستے کا ایک آدمی ہلاک ہوگیا۔